مطبوعات

یادِ رفتگان (۲) | رشحاتِ قلم جناب ماہر القادری ۔ مرتبہ: طالب الہاشمی ۔ ناشر: حسنات اکیڈمی ۱۹ ر سی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور ۱۸ ۔ کتابت و طباعت اچھی، جلد سرورق خوب ۔ صفحات: ۴۸۶ ۔ قیمت: ۶۰/- روپے (زیادہ نہیں)

جناب طالب الہاشمی اور حسنات اکیڈمی مستحق تبریک ہیں کہ انہوں نے باہمی تعاون سے ماہر القادری مرحوم کی علمی، ادبی تحریروں کو جمع کر کے شائع کرنے کا اہتمام کیا اور اردو زبان کی زینت کے لیے ایک شاندار گلدستے کو محفوظ و مزین کر دکھایا ۔ یہ کام ابھی جاری ہے ۔ بہت سے اہلِ قلم و سخن کے ذریعے ہونے والے اچھے اچھے کام ان کی وفات کے بعد زینتِ طاقِ نسیاں بن جاتے ہیں ۔ ماہر صاحب کے نام کو نمایاں رکھنے کی مساعی بہت قابلِ قدر ہیں۔

اس کتاب کے حصّہ اول پر ہمارے ہاں تبصرہ ہو چکا ہے ۔ اس پر کسی اضافے کی ضرورت نہیں۔ نئے لوگوں سے اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ رنگا رنگ انسانی شخصیتوں کی خاکہ نگاری کے ایوان کی سیر کیجیے ۔ آپ کو یوں محسوس ہونے لگے گا کہ آپ ان کے سامنے اٹھ بیٹھ، چل پھر رہے ہیں اور ان کی باتیں سن رہے ہیں ۔ شخصیتوں کے جلووں کے ساتھ ساتھ آپ قرطاس کے چلتے فلم پر تاریخ اور سماج اور نجی زندگیوں کے بہت سے واقعات کو بھی رونما ہوتا دیکھیں گے ۔ اس دوران میں آپ کو محسوس ہوگا کہ آپ ساکن نہیں ہیں، بلکہ ماہر القادری صاحب کا حسنِ بیان آپ کو حالتِ پرواز میں لے آیا ہے ۔ اڑتے اڑتے آپ طویل و عریض سیرگاہ میں علماء، ڈاکٹروں، فاضلوں، شاعروں، ادیبوں، خادمانِ اسلام، فقراء، انقلابیانِ حق، نکتہ دانانِ

لسانیات، سرکاری افسروں اور ہر طرح کے نمونہ ہائے انسانیت کو قریب سے دیکھیں گے اور وہ کچھ جانیں گے جو پہلے نہیں جان سکے۔

صحیح راہِ عمل | مصنف: عبدالقادر عودہ شہیدؒ۔ مترجم: محمد حنیف۔ ایم اے۔ ناشر: مکتبۂ چراغِ اسلام ۱/۵ قذافی مارکیٹ۔ اُردو بازار، لاہور۔ قیمت -/۱۲ روپے

اس مختصر کتاب میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ قانونِ الٰہی یا قانونِ انسانی؟ صحیح راہِ عمل کیا ہے۔ مصنف شہید کی رائے یہ ہے کہ اسلامی شریعت سے ہماری روگردانی کی وجہ یہ ہے کہ ہم شریعت کو جانتے ہی نہیں۔ اور ہمارے علما بھی عوام کو صحیح طریقے سے قانونِ شریعت سے واقف کرانے میں ناکام رہے ہیں۔ مصنف شہید کے نزدیک سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ اپنے بھائی کو اسلامی شریعت سے روشناس کرایا جائے۔ نیز اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ تمدن اور سیاست اور قانون کے طلبہ کے شکوک و شبہات دُور ہوں۔

کتاب کے مباحث میں یہ چیزیں بھی شامل ہیں کہ اسلام کے احکام دین اور دُنیا دونوں کے لیے ہیں۔ یہ مکمل اور دائمی شریعت ہے۔ شریعت ہر چیز سے بالاتر ہے۔ اقتدار اور قانون سازی اس کے تحت ہونی چاہیے۔ اور اصحابِ اقتدار حدُود سے تجاوز نہ کریں۔ دوسرے ایک باب میں مسلمانوں کے مختلف طبقات پر اس لحاظ سے بحث کی گئی ہے کہ کون کس وجہ سے راہ شریعت میں رکاوٹ ہے۔ اور بڑی دردمندی سے ہر طبقے کے لوگوں کو غلبۂ شریعت کے کام کے لیے پکارا گیا ہے۔

قرآن کی محفل | از ڈاکٹر محمد احمد واسطی۔ ناشر: واسطی پبلیکیشنز۔ ۱۳۔ مجاہد آباد۔ اورنگی ٹاؤن۔ کراچی ۱۵۵۰۳ قیمت: -/۲۵ روپے

یہ بھی ایک خدائی انتظام ہے کہ ہر دور میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق مختلف لوگ

قرآن کی خدمت کی نئی نئی راہیں نکالتے رہتے ہیں۔

قرآن کی محفل میں واسطی صاحب نے تراویح کے اعتبار سے قرآن کو ۲۷ محافل پر تقسیم کر کے ہر حصے سے متعلق قرآن کے مطالب کا خلاصہ عام فہم انداز میں بیان کر دیا ہے۔ ہے تو یہ بڑی اچھی خدمت، مگر ایک پہلو کو اس میں خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ایسے خلاصوں میں نہ تو قرآن کا جذبہ انگیز ادبی اسلوب پایا جاتا ہے۔ اور نہ وہ خاص خاص مواقع کی آیتوں کی تاثراتی جھلک کہ کہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ بجلیاں کڑک رہی ہیں، کہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سامنے ایک طرف آگ کے آلاؤ بھڑک رہے ہیں۔ اور دوسری طرف سرسبز باغ لہلہا رہے ہیں۔ کہیں یوں لگتا ہے کہ ہماری پوری شخصیت میں زلزلہ آگیا ہے۔ قرآن کے اس عُنصر سے خالی محض معلوماتی عبارات (اور وہ بھی خلاصے) بجائے اس شکل میں لانے کے مضامین کے انڈکس بنا دینے چاہییں۔ یعنی فلاں بحث فلاں آیت یا رکوع سے فلاں آیت یا رکوع تک۔ بہر حال قرآن کی تفسیر ہو یا خلاصہ، غیر ولولہ انگیز، غیر جذباتی، غیر ادبی انداز میں لانے سے قرآن کا منشا پورا نہیں ہوتا۔

برگ گل — اقبال نمبر | زیر اہتمام: گورنمنٹ کالج سمندری۔ ادارت: پروفیسر محمد صدیق ظفر حجازی۔ پتہ: گورنمنٹ کالج سمندری ضلع فیصل آباد۔

گورنمنٹ کالج سمندری کی طرف سے برگ گل کا اقبال نمبر ۳۸۴ صفحات اور بڑے رنگین سرورق کے ساتھ آیا ہے۔ اوّل درجے کے لکھنے والوں کی نگارشات اس رسالے میں جمع ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر عبدالغنی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، محمد عبداللہ قریشی، سید عبدالرشید فاضل، ڈاکٹر جمیل جالبی، پروفیسر محمد منور مرزا، ڈاکٹر معین الدین عقیل، پروفیسر شمیم احمد، ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صدیقی —— پوری فہرست تو بہت طویل ہے۔ لکھنے والوں نے ہر طرح کے ضروری موضوعات پر مفید تحریریں پیش کی ہیں۔ مقالات کے علاوہ نظمیں بھی ہیں، مذاکرہ بھی اور پنجابی تحریروں کے لیے مخصوص صفحات بھی۔ لائبریریوں میں بھی رکھے اور پڑھے بھی

کامیابی کا سہرا پروفیسر محمد سلیم صدیقی پرنسپل، پروفیسر محمد صدیق ظفر حجازی (مدیر اعلیٰ) پروفیسر میاں زمان علی (نگران) کے علاوہ ان باصلاحیت نوجوان طلبہ کے سر بندھتا ہے، جنہوں نے مل کر اس مہم کو خوبی سے سر کیا۔

بتول — سیرت نمبر | ادارت: سلمیٰ یاسمین نجمی ۔ پوسٹ بکس ۴۵۲ ۔ راولپنڈی صدر

دفتر رابطہ: سید پلازہ ۔ کمرہ نمبر ۱۴ ۔ ۳۰ فیروز پور روڈ، لاہور۔

نومبر ۱۹۸۶ء کے اس نمبر کی قیمت معلوم نہ ہو سکی۔

خواتین کے لیے دینی ترجمان کے طور پر جتنے بھی جرائد و رسائل نکلتے ہیں، ان میں بتول کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ مضامین مختصر مگر پختہ شائع ہوتے ہیں۔ اداریہ بصیرت افروز، افسانے اور نظمیں دلکش۔ اور اب یہ خاص نمبر ہے۔

ربیع الاول کے دور کے اکثر سیرت نمبر اپنا ایک ہی نورانی محور رکھتے ہیں۔ یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کی زیادہ سے زیادہ معلومات و تفصیلات نیز آپؐ کی سنت کی پھیلتی کرنیں۔ یہی کچھ اس خاص نمبر میں ہے۔ اچھے اچھے مضامین، خوش آئند نعتیں، نامور مضمون نگار، رسالے میں سنجیدگی کا رنگ غالب، حضورؐ کی دینی تعلیمات جابجا روح افروز۔

اُمید ہے کہ اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔

پکار — سالانہ اجتماع نمبر | بہ اہتمام اسلامی جمعیت طالبات ۔ سربراہ ادارت: انیسہ رشید

افسوس کہ دفتر کا پتہ اس پر نہ مل سکا۔ قیمت: ۶/۵۰ روپے

یہ تحریکِ اقامتِ دین کا اعجاز ہے کہ اس نے مردوں کے علاوہ عورتوں میں اور طلبہ کے ساتھ ساتھ طالبات میں سے صفیں کی صفیں راہِ حق میں معرکہ آرائی کے لیے اٹھا کھڑی کی ہیں۔

اسلامی انقلاب کی علمبردار خواتین نے بتول جاری کیا تو غلبۂ حق کی تمنائی طالبات نے "پکار" کا اجرا کیا۔ "پکار" کے ذریعے طالبات کی ایک بڑی تعداد نہ صرف محبتِ دین کی رُوح حاصل کرتی ہے، بلکہ ادب کے مطالعہ کے شوق میں پیش قدمی کے ساتھ ساتھ مضمون نویسی اور افسانہ نگاری کی مشق کر کے مستقبل میں اپنے لیے مقام پیدا کر رہی ہیں۔

اس نمبر میں "أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ"، "مفلس کون ہے"، "آگہی"، "میرے سوال"، "خاتونِ احد"، "قرآنی نظام کا مزاج"، "دل کی تنگی"، "تنظیمی ذمہ داریاں تعلیم میں رکاوٹ نہیں بنتیں"، (کئی انٹرویوز)، "مطالعۂ سیرت"، "زندگی موت ہے کھو دیتی ہے گر ذوقِ خراش"، "باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم"، "احساس"، "كُونُوا أَنصَارَ اللهِ" ـــــ سلسلہ طویل ہے، بہت بہت اچھے مضامین ہیں، اشعار بھی ہیں، سوالات اور جوابات بھی۔

اس نمبر کو طالبات میں پھیلنا چاہیے۔

اُردو ڈائجسٹ — بلوچستان نمبر

مدیر: الطاف حسن قریشی۔ دفتر: ۲۱ ایکڑ اسکیم، سمن آباد، لاہور ۲۵

قیمت خاص نمبر /۱۲ روپے۔ سالانہ /۱۳۰ روپے۔

الطاف صاحب کا کمال ہے کہ مفید کام کی نئی راہیں نکالتے رہتے ہیں۔ اُردو ڈائجسٹ جیسے شہرت یافتہ جریدہ کا اب وہ بلوچستان نمبر لائے ہیں۔ اس کے لیے انہوں نے معلومات جمع کیں، سفر کیے، انٹرویوز لیے اور پھر جمع کردہ عجائبات کو سجا سنوار کے اس طرح کاغذی ایوان میں رکھا کہ ایک عجائب خانہ بن گیا۔

لیکن نہیں! ـــ اصل خدمت ان کی یہ ہے کہ انہوں نے بلوچستان کے خواص و عوام کے تاثرات و احساسات اور ان کے سیاسی و معاشی مسائل کو ہمارے سامنے وضاحت سے نکھار کر وہ سوالات نمایاں کیے ہیں جو بلوچستان کی سرزمین پاکستان کے اربابِ اقتدار اور اصحابِ دانش سے کر رہی ہے۔ یہ ایک قیمتی خدمت ہے جسے نہ کوئی حکومت اب

تک کرسکی اور نہ کوئی دوسرا شخص یا ادارہ! اس کے لیے مبارک باد!

باقی اُردو ڈائجسٹ کے مندرجات کی جو دلفریبیاں ہمیشہ ہوا ہی کرتی ہیں، وہ بدستور ہیں، اور اچھے اچھے لکھنے والے محفل آرا!

ہمقدم **سالانہ اجتماع نمبر**	بہ اہتمام اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان - مدیر :- ریاض محبوب - دفتر : ۱- اے، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور - قیمت فی شمارہ ۵/- روپے

سالانہ : ۵۰/- روپے

اسلامی انقلاب کے علمبردار نوجوانوں کا یہ جریدہ پہلے سے معروف ہے - حال ہی میں ان کا سالانہ اجتماع ہوا تھا - اس نمبر میں اجتماع کی روئیداد اور خاص خاص تقریریں شامل ہیں - برادرم خرم جاہ مراد کا تفصیلی انٹرویو بہت اہم ہے - تمام سابق ناظمین کا مختصر تذکرہ بھی اس میں شامل ہے، درس گاہوں میں تخریبی عناصر کا مسئلہ، طلبہ کے حقوق اور یونینوں کی بحالی کا مسئلہ، "ہسٹری آف پاکستان" جیسی زہر آلود نصابی کتاب (حکومت کی تیار کردہ) کا مسئلہ، "لانگ مارچ" کی کہانی، سندھی درس گاہوں کے ناخوشگوار احوال —— اور دوسرے مندرجات —— بڑی محنت سے لکھے گئے ہیں - کمال سالار صاحب کی نظم اور پروفیسر عنایت علی خان کے قطعات خوب ہیں، مگر بعض ایسی کچی نظمیں دی گئی ہیں کہ جن کی کسی مناسب آدمی سے نظر ثانی بھی نہیں کرائی گئی -

ٹائیٹل زوردار ہے -

خصوصی تبصرہ

تعلیم اسلامی تناظر میں (۵)

پیش کش: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز - پتہ: مکان نمبر ۳ - ۵۶ شالیمار ایف ۶/۴ اسلام آباد - ۲۶۹ صفحے - اچھی کتابت اور رنگین ٹائٹیل کے ساتھ
قیمت: ۴۵/- روپے -

اسلام آباد کا یہ مشہور ادارہ (I.P.S) کئی مختلف منصوبوں پر مفید کام کر رہا ہے۔ اس ادارے نے سرکاری منصوبوں اور رپورٹوں اور بجٹوں اور پالیسیوں کے جائزے نہایت فاضل شخصیتوں کی مدد سے لے کر پبلک کے سامنے رکھے ہیں۔ آئی پی ایس نے تھوڑے سے عرصے میں متعدد دائروں میں مفید کام دکھائے ہیں، جن کی وجہ سے اسے حکومتی، سول، فوجی، صحافی اور دانشور حلقوں میں مقام اعتبار حاصل ہو رہا ہے۔

تعلیم کا موضوع ایک ایسا موضوع ہے جو معاشرے کا ایک دکھتا پھوڑا بن چکا ہے جس کی درد کی ٹیسیں اہلِ احساس کے دل و دماغ ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ پاکستان بناتے ہوئے قیامِ اسلام کے جو وعدے برصغیر کے کروڑوں عوام سے استوار کئے تھے، وہ چالیس سال گذرنے کے بعد بہت بڑا فراڈ ثابت ہو چکے ہیں۔ یہی فراڈ نظامِ تعلیم کے بارے میں سامنے آیا۔

آئی پی ایس نے تعلیم کو اسلامی تناظر میں پیش کرنے کے لیے مختلف موضوعات پر اربابِ تحقیق اور اصحابِ فکر کی مدد سے پانچ کتابیں مرتب کی ہیں جن میں سے یہ آخری ہے۔ اس کا موضوع ہے "دینی مدارس میں نظامِ تعلیم"۔ یہ ایک سیمینار کا ماحصل ہے۔ ۱۶، ۱۷ دانشوروں کا جمع ہو کر ایک موضوع کے ہر پہلو پر مقالے بھی پڑھنا اور پھر مذاکرات بھی کرنا بڑا کام تھا۔ اب ان مقالات و مذاکرات کو اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔

اس کتاب کو پڑھتے ہوئے میرے ذہن میں کئی خیالات اُٹھے، جن کا تذکرہ کر رہا ہوں۔

ایک مسئلہ یہ کہ موجودہ نظامِ تعلیم کا جو ڈھانچہ مسجدوں سے اُٹھ کر مدرسوں تک آتا ہے، اس میں آپ پیوند کاریاں کرکے تھوڑی بہت بہتری پیدا کرسکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس پورے ڈھانچے کو بدلنے کی کوئی تدبیر بھی ممکن ہے۔ بطورِ خود اہلِ دین ایک نیا نظامِ تعلیم کھڑا کریں۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ان مدارس میں نصابی تبدیلیاں جب بھی سوچی جاتی ہیں تو جدید علوم کے دو ایک پیریڈ بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ ایک نئے طرز کی تعلیمی وحدت سامنے رکھ کر کام کرنا ہو تو بہ طریقہ بے اثر ہے۔ نئی کتابیں لکھوایئے جو دونوں طرف کے افکار کو یکجا لائیں۔ اور اسلامی اصول و مقاصد کے تابع رکھیں۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ آپ تبدیلیٔ نصاب کے لیے کیوں نہیں خاص کمیٹیاں مقرر کرتے جو نئے کورسز تجویز کریں۔ کہیں سے مؤطا اُٹھائیں، کہیں سے کتاب الخراج یا کتاب الاموال، کہیں سے مقدمہ ابن خلدون یا احکام السلطانیہ، کہیں سے مجدد الف ثانی کے مکاتیب، کہیں سے شاہ ولی اللہ کی اصول تفسیر، کہیں سے مولانا مودودیؒ کی الجہاد فی الاسلام (یا تنقیحات)، کہیں سے اقبال کے علوم اسلامی کی تشکیلِ جدید (وغیرہ)۔ اور پھر جدید علوم کی تازہ تر معلومات کے لیے از سرِ نو تیار کردہ کورس (فلسفہ، نفسیات، معاشیات، اقبالیات وغیرہ) کی ترویج۔ آخر اس کی فکر کیوں نہیں ہے۔

چوتھا یہ کہ آپ نے اس نظام سے اور تو ہر قسم کے افراد برآمد کرلیے مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ نظامِ تعلیم کبھی تخلیقی ذہن کے بیدار دل و دانش ور نہ دے سکے گا جو تحریکِ اسلامی کے خلاف اُٹھنے والے ہر علمی چیلنج کا جواب دے سکیں۔ آج تک تو حال نارہی ہے۔

پھر ستم یہ کہ آج کل کے معیاری اہلِ تحقیق، مذہبی نظامِ مدارس تو کیا، جدید سرکاری نظامِ تعلیم بھی اس طرز کے افراد کم سے کم اسلامی صفوں کو تو بالکل نہیں دے رہا ہے۔ اگلے دن مجھ سے نائیجیریا میں پڑھانے والے ایک استاد ملے تو یہ ضرورت ظاہر کی کہ نفسیات کے متعلق ان کو رہنمائی حاصل کرنے کے لیے کوئی آدمی بتایئے۔

میں نے انہیں صفائی سے یہ کہا کہ میری نظر میں ہمارے پاس کوئی ایسا ماہر علوم النفس

نہیں ہے جو تازہ نگاہی سے مغربی نفسیات کے بھی باریک رگ و ریشے کو جانتا ہو اور پھر اسلامی نقطۂ نظر سے مادہ پرستوں کے علم النفس کے مقابلے میں خدا پرستانہ علم النفس کی بنیادیں واضح کر سکے ۔ یہی حال، فلسفہ، تاریخ، سیاسیات، معیشت، اجتماعیات وغیرہ علوم کا ہے۔

سالہا سال سے کام ہو رہا ہے اور اس میں جو بڑے بڑے رخنے ہیں ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔

مسئلہ اختلاف کو بھی آپ نے چھیڑا ہے کہ اصلاح و ترقی میں رکاوٹ ہے۔ یہ تو عین فروغِ اسلام اور نفاذِ اسلام میں رکاوٹ ہے۔ آپ اختلافات پر بھی سیمینار بلوائیے اور لوگوں سے پوچھیے کہ لڑے جھگڑے بغیر پیار اور محبت سے اختلاف کرنے کی صورتیں کیا ہیں؟ کیا تدبیر ہو کہ لوگ یہ امکان تسلیم کر لیں کہ ان کا مقابل بھی امکانی طور پر حق ہو سکتا ہے۔ یا اگر مختلف گروہوں کے لوگ جمع ہوں تو اس طرح مِل جُل کر وقت گذاریں کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلے کہ یہ الگ الگ نقطہ ہائے نظر رکھنے والے لوگ ہیں۔

یہ تو ایک مصیبت ہے کہ ایک فرقہ وارانہ ذہنیت پر کسی مدرسے کی بنیاد رکھی جائے، پھر اسی ذہنیت کو طلبہ میں ٹھونسا جائے، قرآن کی تفسیر اور سنت کی تعبیر اسی ذہنیت کے مطابق کی جائے، اس کے حق میں کتب پڑھائی جائیں۔ اور مخالف کتب کے رَدّ کی تعلیم دی جائے۔ نیز کوئی دوسرا مسلک رکھنے والوں کے لیے نفرت کا بیج بو دیا جائے۔ حقیقی علم اور نفرت میں یا نیکی اور نفرت میں یا خدا پرستی اور نفرت میں سخت منافات ہے۔

آج بہت سی درسگاہیں ایسی ہیں جو معاشرے کو جھگڑالو اور فتنہ آرا دینی پیشوا فراہم کر رہی ہیں۔ اور نفرتوں کی ایجنسیاں جا بجا کھلی ہیں۔

کم سے کم سارے مدارس یہ مان لیں کہ اختلافات کے باوجود محبت و اتحاد رکھ کر کام کرنے کی ایک الگ تعلیم گاہ ہو جس میں ہر فارغ التحصیل طالب علم (عالم) کم سے کم ایک سال ضرور رہے۔ آخر آپ نے دینی اساتذہ کے لیے کوئی ٹریننگ کالج تجویز نہیں کیا؟ اس کے نقشے میں ہمارے اختلافات کے علاج کی راہیں نکالی جا سکتی ہیں۔

آخر میں بطور لطیفہ ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عربی دنیا میں اگر "درجہ تخصص" یا "تخصص کر لینے"

کی اصطلاحیں رائج ہیں تو ہمارے ہاں ایسی ثقالت کی ہرگز ضرورت نہیں۔ "درجۂ اختصاص" یا "اختصاصی درجہ" کا یا "درجۂ اختصاص کا امتحان دیا ہے"۔ یا "نفسیات میں اختصاص کیا ہے"۔ سادہ لفظ بھی کام دے سکتا ہے۔ دو صاد اکٹھے مع شدّ کے آئیں اور ساتھ "خ" بھی موجود ہو تو بات شدید اور ثقیل ہو جاتی ہے۔ اور کم خواندہ لوگوں کے ذہن کو کسی اور جانب بھی لے جاتی ہے۔ ایسا تیشہ کسی کو پڑ گیا تو تخصّص کا نام سن کر کانوں پہ ہاتھ رکھے گا۔ یعنی کہے گا کہ میرے کان کاٹ لو مگر تخصّص سے معافی دے دو۔

باتیں بہت سی ہیں۔ بس اس مرتبہ تو آئی پی ایس کی کتاب کا "تخصّص" ہی ہو گیا۔

ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ

ماہنامہ محدث لاہور

حافظ عبدالرحمن مدنی کی زیر ادارت عرصہ سترہ سال سے کتاب و سنت کی ترجمانی کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہا ہے۔

☆ علوم جدید و قدیم کا حسین امتزاج

☆ تعصبات سے بالاتر لیکن حمیتِ دینی سے متصف ☆ رواداری کا حامل مگر باطل کیلئے تیغ بے نیام

ہر ماہ ☆ حالات حاضرہ پر کتاب و سنت کی روشنی میں جامع تبصرے ☆ دینی سوالوں کے جوابات ☆ علمی اور تحقیقی مقالات ☆ افکار باطلہ کا تعاقب ☆ تاریخ و سیر، شعر و ادب، تبصرۂ کتب وغیرہ ☆ کتابت و طباعت کا حسین مرقع ☆ ضخامت: ۶۴ صفحات

فی شمارہ: ۵/- روپے زر سالانہ: ۵۰/- روپے بذریعہ وی پی: ۵۲ روپے بیرونی ممالک سے: ۵۰/- روپے علاوہ محصول ڈاک ☆ دینی طلبہ کیلئے خصوصی رعایت ☆ طلب کرنے پر نمونہ کا پرچہ مفت

خود خریدار بنیں اور دوسروں کو خریدار بننے کی دعوت دیں

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ: منیجر ماہنامہ محدث - ۹۹ - جے ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۴